سوال نمبر 1

پاکستان میں انتہا پسندی کے محرکات کیا کیا ہیں؟ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ان سے کیسے نجات حاصل کی جا سکتی ہے؟

جواب

ابتدائیہ

انتہا پسندی حد سے آگے بڑھ جانے کو کہا جاتا ہے۔ جب ہم اپنے عقائد کو زبردستی کسی دوسرے پر مسلط کرنے کی کوشش کریں تو یہ انتہا پسندی کہلاتی ہے اور یہ اسلامی کے خلاف ہے۔ پاکستان انتہا پسندی کی مختلف موجودہ اشکال سے متاثر ہے۔ انتہا پسندی کے عناصر مختلف مذہبی اور سماجی تعلیمات کی غلط تشریح کرتے ہیں اور انتہا پسندی کا باعث بنتے ہیں۔ اسلام میانہ روی اور اعتدال کا مذہب ہے۔ جو شخص اسلام کے احکامات پر غور کرے گا خواہ وہ عالم ہو یا عام انسان تو وہ محسوس کرے گا کہ اسلامی احکام کی بنیاد ہی میانہ روی، اعتدال، سہولت اور کشادگی پر قائم ہیں اور تشدد، انتہا پسندی اور سخت روی کا اس سے دور دور کا بھی واسطہ نہیں۔ جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے

"اور اسی طرح ہم نے تمہیں اے مسلمانوں! ایک معتدل اور بہترین امت بنایا تاکہ تم لوگوں کے بارے میں گواہی دو اور رسول ﷺ تمہارے بارے میں گواہی دیں۔"

(البقرہ: 143)

Scanned with CamScanner

1- پاکستان میں انتہا پسندی کے محرکات

پاکستان میں انتہا پسندی کئی جغرافیائی، سماجی اور سیاسی وجوہات کی بنا پر جنم لیتی ہے جن میں سے کچھ درج ذیل ہیں۔

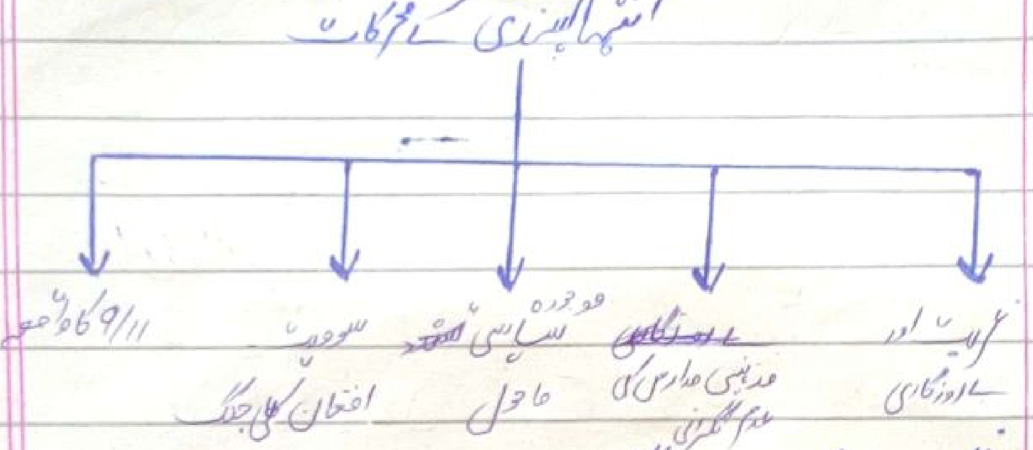

(i) غربت اور بے روزگاری

غربت اور بے روزگاری پاکستان میں انتہا پسندی کی ایک اہم وجہ ہے۔ کچھ افراد کو مالی تنگی اور معاشرتی انصاف کے فقدان کا سامنا ہوتا ہے جو انہیں انتہا پسندی کے راستوں کی طرف مائل کرتا ہے۔ بے روزگاری اور معاشی مشکلات کی بنا پر بعض افراد انتہا پسندی گروہوں کے شکار بن جاتے ہیں جو ان کو جذبہ دیتے ہیں کہ وہ ان کے معاشرتی اور معاشی مسائل کو حل کرنے کا راستہ بن سکتے ہیں۔ مثال کے طور ایک رپورٹ کے مطابق پاکستان میں بے روزگاری کی شرح 6.5% سے تجاوز کر چکی ہے جس کے مطابق ہر 10 میں سے 3 لوگ بے روزگاری کا شکار ہیں۔ تو ایسے میں جب ایک نوجوان بے روزگار ہو اور اسے معاشرتی اور معاشی تنگی کا بھی سامنا ہو تو

سے نوجوانوں کو انتہا پسندی کی طرف آسانی سے مائل کیا جا سکتا ہے۔ پس یہ واضح ہوتا ہے کہ غربت اور بے روزگاری انتہا پسندی کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

(ii) <u>مذہبی مدارس کی عدم نگرانی</u>

مذہبی مدارس کی کم نگرانی بھی پاکستان میں انتہا پسندی کی اہم وجہ ہے کیونکہ اس وجہ سے انتہا پسند گروہوں کو نوجوانوں کو اپنی جذباتی فکری دنیا میں لے جانے کا موقع ملتا ہے اور وہ نوجوانوں کو ترغیب دیتے ہیں کہ جنت حاصل کرنے کے لئے اللہ کی راہ میں خود کو قربان کردو۔ مثال کے طور پر

مثال

تحریک طالبان پاکستان (TTP)، جو انتہا پسند گروہ تھا، مذہبی مدارس کی عدم نگرانی کی وجہ سے تشکیل پایا۔ ان کے رہنماؤں نے مذہبی مدارس میں تعلیم دینے کے ذریعے نوجوانوں کو تشدد کی راہوں میں مائل کیا، جو نتیجتاً انتہا پسندی کے محرکات کی بڑھتی ہوئی مثال ہے۔

پس مذہبی مدارس کی عدم نگرانی کی وجہ سے نوجوانوں کو انتہا پسندی کی جذباتی دنیا میں لے جانے کا موقع ملتا ہے، جس کا اثر انتہا پسند گروہوں کی تشکیل کارکردگی میں نمایاں ہوتا ہے۔

Scanned with CamScanner

(iii) <u>موجودہ سیاسی ماحول</u>

پاکستان کا موجودہ سیاسی ماحول بھی انتہا پسندی کے محرکات میں سے ایک ہے۔ جب کسی ملک میں سیاسی استحکام اور امن کی صورتحال نہ ہو تو انتہا پسند گروہوں کو مواقع حاصل ہوتے ہیں کہ وہ لوگوں میں نفرت اور تشدد کے پروپیگنڈا کو بڑھا سکیں۔ سیاسی تنازعات اور بحرانی صورتحال میں ملک کے افراد کو امن اور استحکام کی کمی کا سامنا کرنا پڑتا ہے مثلاً

مثال کے طور پر 9 مئی 2023 کو جب پاکستان کے سابقہ وزیر اعظم عمران خان کو غیر قانونی طور پر گرفتار کر لیا گیا تو پاکستان کی عوام اپنے مقبول لیڈر کے حق میں آواز اٹھانے کے لیے سڑکوں پر نکلی اس سلسلے میں انتہا پسند گروہوں نے لوگوں کی جذباتی صورتحال کا فائدہ اٹھاتے ہوئے لاہور جناح ہاؤس، کور کمانڈر کے گھر کو جلا ڈالا۔

پس اس سے ثابت ہوتا ہے کہ سیاسی عدم استحکام جو کہ پاکستان کی موجودہ صورتحال ہے انتہا پسندی کی بڑی وجوہات میں سے ایک ہے۔

(iv) <u>سوویت افغان جنگ</u>

Scanned with CamScanner

سوویت افغان جنگ جو کہ 1979ء میں شروع ہوئی، پاکستان میں انتہا پسندی کی بڑھتی وجوہات میں سے ایک ہے۔ اس جنگ کی بنیادی وجوہات میں سے ایک یہ تھی کہ پاکستان نے افغان مجاہدین کی حمایت کی تائید کی تھی جن کا مقصد افغانستان میں موجود سوویت یونین کو نکالنا تھا۔ اس جنگ کے دوران پاکستان میں مختلف تشدد پسند گروہوں کی تشکیل ہوئی، جو بعد میں انتہا پسندی کی فکری بنیادوں کی تشکیل میں شامل ہوئی۔ تو انتہا پسند گروہوں کی تشکیل میں افغان جنگ کے تجربات، تعلیم و تربیت اور افغانستان میں حاصل کارنامے شامل ہیں۔ اس جنگ نے پاکستان کے سماجی اور فکری ماحول کو تبدیل کر کے انتہا پسندی کی راہ پر گامزن کیا۔ تحریک طالبان پاکستان (TTP) گروہ، جو کہ انتہا پسند تنظیموں کی تشکیل کا حصہ تسلیم کیا جاتا ہے، افغان مجاہدین کی حمایت میں پاکستان آ گئے تھے۔

(۷) 9/11 کا واقعہ

سوویت افغان کی جنگ کے بعد 11 ستمبر 2001ء کو وقوع پذیر ہونے والا حملہ نے پاکستان میں انتہا پسندی میں اضافہ کیا۔ اس حملے کے بعد امریکہ نے "جنگ دہشت گردی" کا اعلان کیا اور پاکستان کو امریکی متحدہ کی اس جنگ میں شامل کر لیا۔ تو پاکستان نے امریکہ کی حمایت کی اور تشدد پسند گروہوں کے خلاف کارروائی کی۔ ان کارروائیوں سے پاکستان کی سماجی، سیاسی اور معاشی حالات کو متاثر کیا

Scanned with CamScanner

مثال کے طور پر بیت اللہ محسود جو ایک پاکستانی تھے، نے افغان جنگ میں شامل ہو کر امریکہ کے خلاف لڑنے میں حصہ لیا اور (TTP) تحریک طالبان پاکستان کی قیادت کی۔ ان کی قیادت نے تشدد کو مزید بڑھانے کے راستوں کو فروغ دیا اور انتہا پسندی کا محرک بنے۔

انتہا پسندی

2- اسلامی تعلیمات کی روشنی میں انتہا پسندی سے نجات

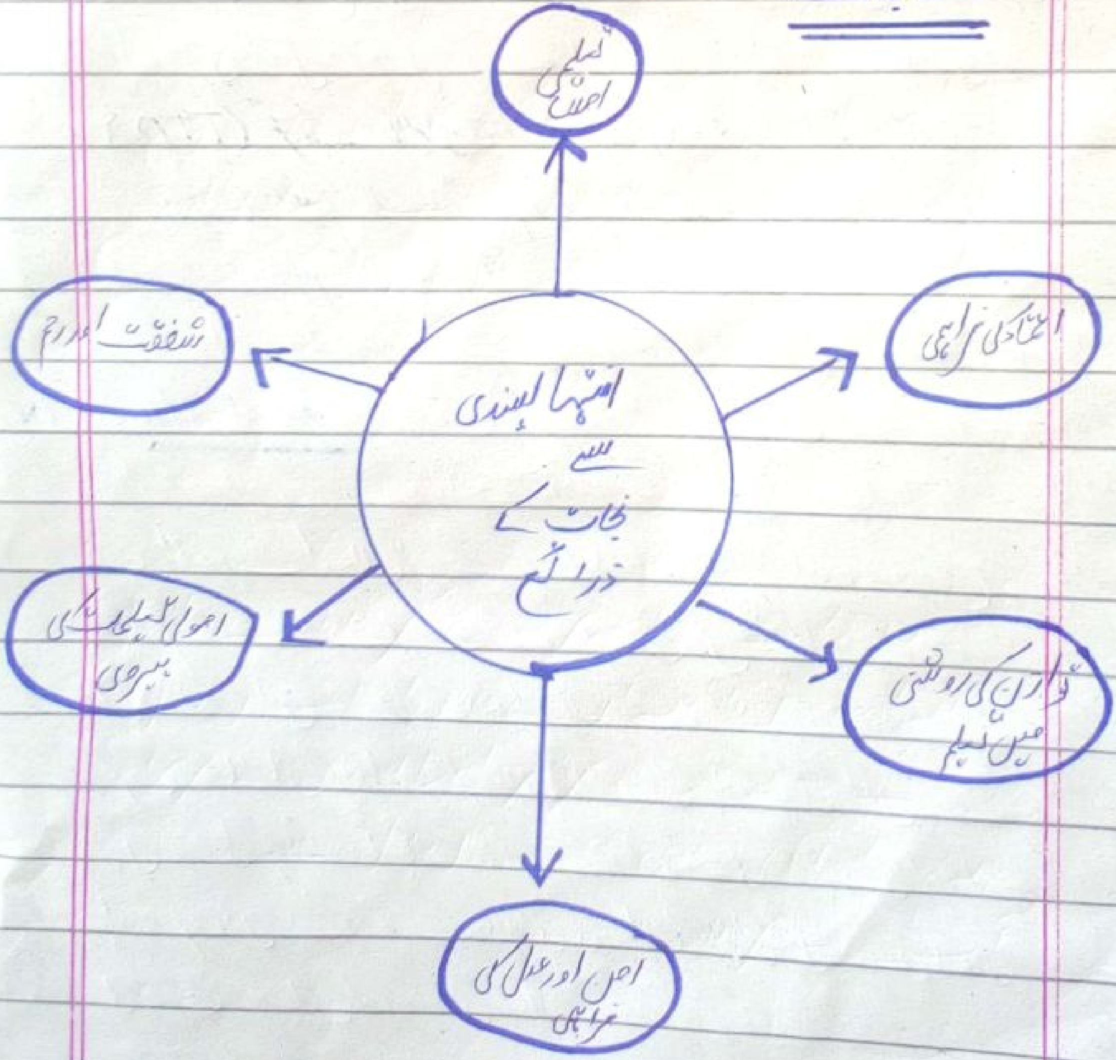

(i) تعلیمی اصلاح

تعلیمی اصلاح انتہا پسندی سے نجات حاصل کرنے کا اہم ذریعہ ہے اس کا سب سے اہم پہلو یہ ہے کہ اسلام میں درست تشریحات اور تعلیمات کو صحیح طریقے سے سکھنے کی تربیت دینا ہے تاکہ ہم اس کے اصولوں کو سمجھ سکیں اور غلط تشریح کرنے سے بچ سکیں جیسا کہ آیت اللہ کا فرمان ہے

"وہ لوگ جن کو علم نہیں جو کتاب سے نہیں پڑھتے"

(سورۃ الجمعہ، 5)

(ii) اعتماد کی فراہمی

اسلام معاشرے میں اعتماد کی فراہمی کو فروغ دینے کی تربیت دیتا ہے، جو انتہا پسندی کے خلاف لڑائی میں بہت اہم ہے اور انتہا پسندی کے خاتمے کا ذریعہ بن سکتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "منافق کی تین علامات ہیں جب بولتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے، جب اس پر اعتماد کیا جاتا ہے تو بے وفائی کرتا ہے، جب عہد کرتا ہے تو عہد توڑتا ہے" مزید فرمایا "وہ شخص جو ایمانداری سے بددیانتی کرے اسے اس کے ہلاکت تک پہنچا دے، یہاں تک کہ اسے موت آجائے، تو اس کی موت اس دن پر نہیں ہوگی جس میں لایا ہوں اور اللہ اس سے ناراض ہو کر ملے گا"

تو یہ واضح ہوتا ہے اسلام میں کس قدر اعتدال کی خوبی اور ایمانداری پر زور دیا گیا ہے۔ اگر مذہبی مدارس کے سکالرز اور ملک کے سیاستدان سے لے کر عام نوکری کرنے والا آدمی بھی اس اعتماد کو بحال رکھے تو انتہا پسندی کو جڑ سے ختم کیا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ علامہ اقبال نے فرمایا۔

کبھی اے نوجواں مسلم تدبر بھی کیا تو نے
وہ کیا گردوں تھا، تو جس کا ہے اک ٹوٹا ہوا تارا

(iii) قرآن کی روشنی میں تعلیم میانہ روی

انتہا پسندی کو ختم کرنے کے لئے قرآن کی روشنی میں تعلیم کا کردار بھی اہم ہے کیونکہ اسلامی تعلیمات میانہ روی اور اعتدال پسندی پر مبنی ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

"اور ہم نے تمہیں امت وسط بنایا ہے"

(البقرہ، 143)

مسلمانوں کو امت وسط کہہ کر یہ واضح کر دیا گیا ہے کہ اعتدال کا راستہ اور درمیان کا راستہ ان کے اعمال اور صفات میں شامل ہونا چاہیے جیسا کہ غلو سے پرہیز، انتہا پسندی سے گریز اور میانہ روی اسلام کی بنیادی تعلیمات میں شامل ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا۔

مسلمانو! میانہ روی اختیار کرو کیونکہ

جس کام میں میانہ روی ہوتی ہے وہ کام سنور جاتا ہے اور جس کام میں میانہ روی نہیں ہوتی وہ بگڑ جاتا ہے۔"

(iv) امن اور عدل کی فراہمی

اسلامی تعلیمات امن اور عدل کی اہم کردار مہیا کرتی ہیں جو انتہا پسندی سے نجات حاصل کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے اس سے معاشرے میں امن قائم ہوتا ہے اور ظلم و جبر کا خاتمہ ہوتا ہے جس سے انتہا پسندی کا رجحان بھی ختم ہو جاتا ہے اور لوگ اس کی طرف مائل نہیں ہوتے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

"اور جس جان کی اللہ نے حرمت رکھی ہے، اسے ناحق قتل نہ کرو اور جو مظلوم ہو کر مارا جائے تو ہم نے اس کے وارث کو غلبہ دیا ہے تو وہ وارث قتل کا بدلہ لینے میں حد سے نہ بڑھے۔ بے شک اس کی مدد ہوتی ہے"

(سورۃ الاسراء، 33)

(v) اصولی تعلیمات کی پیروی

قرآن مجید میں اصولی تعلیمات کی پیروی کا ذکر کیا گیا ہے جو معاشرے میں انتہا پسندی کے خلاف کارآمد طریقہ ہو سکتی ہے اسلامی تعلیمات انسانی جماعت کی ترقی اور

فلاح کے لئے رہنمائی کرتی ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ایک آیت کا مفہوم کچھ اس طرح ہے۔

"اور ہم نے تم کو امت معتدل بنایا تاکہ
تم اصولوں کی پیروی کرو"
(سورہ البقرہ، 143)

ان اصولوں کی پیروی سے معاشرے میں اختلافات ختم ہوتے ہیں اور راستے پر چلنے کا موقع ملتا ہے۔ مثال کے طور پر اسلام اخوت کا درس دیتا ہے جس کے مطابق تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ اس سے انتہا پسندی کے اثرات ختم ہوتے ہیں اور یہ محسوس ہوتا ہے کہ سب ایک ہی مشترکہ مقصد کی طرف گامزن ہیں۔ جیسا کہ علامہ اقبال نے کیا خوب فرمایا ہے

اخوت اس کو کہتے ہیں چبھے کانٹا جو کابل میں
تو ہندوستاں کا ہر پیر و جواں بے تاب ہو جائے

ماحصل

بالآخر انتہا پسندی کی اس کڑی اذیت سے نجات حاصل کرنے کا راستہ اسلامی تعلیمات میں ہے۔ ہماری تاریخ میں ایسی کئی مثالیں ہیں جہاں دینی علماء اور رہنماؤں نے انتہا پسندی کے خلاف لڑائی میں اہم کردار ادا کیا ہے

مثال کے طور پر سعودی عرب کی تاریخ میں طالبان کے متشدد
اندیشوں کے خلاف کئی موثر اقدام اٹھائے گئے ہیں جن
سے انتہا پسندی کو ناکارہ بنایا گیا ہے۔ اس میں اسلامی
تعلیمات کے رہنمائی کا کردار کا بہت نمایاں ہے جو معاشرے
میں اخلاقیات، امن اور تعلیم کو بڑھانے میں مدد فراہم
کرتے ہیں۔ آپ ؐ کی زندگی میں بھی انتہا پسندی کو کامیابی
کے ساتھ ختم کرنے کی مثالیں موجود ہیں جس میں ریاست
مدینہ میں مختلف قبائل کو ایک ہموار معاشرتی نظام میں
تبدیل کرنے کا مظاہرہ ہے۔ اسی طرح اسلامی تعلیمات
کی روشنی میں پاکستان بھی انتہا پسندی کے خلاف لڑائی
میں کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔

Scanned with CamScanner